www.KitaboSunnat.com

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

دعا کی اہمیت وفضیلت

اور چند

اسمائے عظمیٰ

جن کے ذریعے دعا قبول ہوتی ہے۔

تالیف محمد طیّب طاہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عرض ناشر 6
دعا کی تعریف 7
فلسفہ دعا 7
دعا کی اہمیت وفضیلت قرآن کی روشنی میں 9
چند مستند اور صحیح واقعات 23
دعا کی اہمیت وفضیلت حدیث کی روشنی میں 35
دعا کے آداب 49
قبولیت دعا کے اوقات 51
اللہ تعالیٰ کے چند اسماء عظمیٰ 53
ایک سوال اور اس کا جواب 70
دعوت اہلحدیث 75
دعا میں مسنون وسیلہ 79

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

معزز قارئین کرام

دعا ایک عظیم نعمت اور انمول تحفہ ہے۔اس دنیا میں کوئی بھی انسان کسی بھی حال میں دعا سے مستغنی نہیں ہوسکتا ہے۔دعا انبیاء کا ایک ممتاز وصف ہے۔لہذا جس کو اللہ تعالیٰ دعا کی توفیق عطا کر دیتا ہے، گویا کہ اس سے دنیا و مافیہا کی کوئی بھلائی چھپا تا نہیں ہے۔اس لیے دعا ہی سے انسان شفا، رزق، سکون، کامیابی، ترقی اور دنیا آخرت میں فوز وفلاح سے ہم کنار ہوسکتا ہے۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ دعا کہ موضوع پر بے شمار اور جامع کتابیں لکھی جا چکی ہیں ہیں، یہ مختصر رسالہ نہ تو اتنا جامع ہے کہ ان کو دوسری کتابوں کے مقابلے میں پیش کیا جا سکے اور نہ ہی یہ ارادہ ہے، اور نہ ہی میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھتا ہوں، بس ایک تمنا تھی کہ میں بھی اس کار خیر میں شریک ہو جاؤں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس حقیر سی محنت کو قبول فرمائے اور عامۃ المسلمین کے لیے نفع مند بنائے۔اللہ مجھے اپنے والدین اور اساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔آمین

طالب دعا

محمد طیب طاہر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دعا کی تعریف

حافظ ابن حجرؒ: فرماتے ہیں، دعا سے مراد انتہا درجے کی بے چارگی اور فقیری کے انداز میں رب تعالیٰ سے مانگنا۔(فتح الباری: ۹۸/۱۱)

اور امام مبارکپوریؒ: فرماتے ہیں، دعا سے مراد یہ ہے کہ ادنیٰ مخلوق کا اعلیٰ ذات سے قول کے ذریعے عاجزی وذلت کے انداز میں کوئی چیز مانگنا۔(تحفۃ الاحوذی: ۲۱۸/۹)

قرآن کریم میں پائے جانے والے دعا کے دیگر معانی:

توحید، عبادت، استغاثہ، السوال و الطلب، النداء، الثناء، القول۔

فلسفہ دعا

(۱) دعا دنیوی اور اُخروی حاجات وضروریات کی تکمیل کا زینہ ہے۔

(۲) دعا غموں اور مصیبتوں کے خاتمے کا عظیم ترین ذریعہ ہے۔

(۳) دعا عبدیت اور عبودیت کی تکمیل کا وسیلہ ہے۔

(۴) دعا اللہ تعالیٰ سے بندے کے تعلقات کو استوار کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) دعا اخلاص عمل کی رغبت اور خواہش بڑھاتی ہے۔

(۶) دعا رب کی قدرت کا اور بندے کی عاجزی کا احساس دلاتی ہے۔

(۷) دعا زندگی کی زیب وزینت ہے جو امیدوں کا گلشن سجاتی ہے۔

(۸) دعا خالق ومخلوق کے درمیان وہ پُل ہے جو مخلوق کو سیدھا خالق کے ساتھ جوڑتی ہے۔

(۹) دعا قربت الٰہی کا ذریعہ ہے۔

(۱۰) دعا رب کائنات کو محبوب ہے اور یہ ایسی فضیلت ہے جو کسی عبادت کو حاصل نہیں۔

(۱۱) دعا زندگی کا وہ گل سرسبز ہے جو پورے گلشن حیات کو معطر رکھتا ہے۔

(۱۲) دعا احساس بندگی کی وہ معراج ہے جس کے اوپر کوئی معراج نہیں۔

(۱۳) دعا فضائل وبرکات کے حصول کا وہ ذریعہ ہے جو تقدیر کو بھی بدل ڈالتا ہے۔

(۱۴) دعا آدابِ حیات سکھاتی ہے اور انہیں دل کے نہاں خانوں میں پیوست کرتی ہے۔

(۱۵) دعا اپنی اثرانگیزی اور تاثیر کے لحاظ سے بندہ مومن کا ہتھیار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کی اہمیت وفضیلت قرآن کی روشنی میں

(۱)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ (البقرة:۱۸۶)

اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں بہت ہی قریب ہوں۔ جب بھی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔ پس ان کو چاہیے کہ میری بات بھی قبول کرلیں اور مجھ پر یقین رکھیں تاکہ وہ ہدایت پائیں''

تشریح:

قرآن حکیم کی یہ ایسی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے کہ جو کوئی اس کو پکارے گا وہ نہ صرف اس کی پکار سنے گا بلکہ جس مقصد کے لیے اس کو پکارا جائے گا وہ اس کو پورا کرے گا۔

اس آیت مبارکہ میں یہ قید نہیں ہے۔

کہ پکارنے والا متقی پرہیزگار ہو تو اس کی پکار سنی جائے گی۔ بلکہ رحیم کریم نے عام وخاص سب کے لیے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ اس لیے دعا نہیں مانگتے کہ وہ گناہگار ہیں اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ گناہگار لوگوں کی دعا قبول نہیں کرتا۔

تفسیر قرطبی میں سفیان بن عیینہؒ کا بڑا ہی خوبصورت قول منقول ہے:

لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدٌ مِّنَ الدُّعَاءِ مَا یَعْلَمُهُ مِنْ نَّفْسِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَجَابَ دُعَاءَ شَرِّ الْخَلْقِ اِبْلِیْسَ ﴿قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ـ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ۔﴾(صٓ:۷۹،۸۰)

کسی ایک کو دعا سے ہرگز وہ بات نہ روکے جو اپنے بارے میں خود جانتا ہو۔

یعنی اگر اس میں کوئی بری عادت ہے تو وہ عادت اس کو ہدایت کے حصول کے لیے دعا مانگنے سے مانع نہ ہو۔ بلکہ اصلاح کے لیے تو دعا ضرور کرنی چاہیے۔

کیونکہ جو اللہ کی مخلوق میں سے سب سے بُرا یعنی ابلیس ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا بھی قبول فرمائی جب اس نے کہا: اے رب! مجھے اس دن تک مہلت دے جس دن بندوں کو اٹھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک تو مہلت دیئے گئے لوگوں میں سے ہے۔ یعنی تجھے مہلت دے دی گئی۔"

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے پکارنے والوں سے یہ ضرور مطالبہ کیا ہے۔

کہ وہ بھی اس کی طرف سے دی گئی دعوت کو قبول کریں، اس کے حقیقی رب ہونے پر ایمان اور یقین رکھیں، اس کی طرف سے نازل ہونے والی کتاب کی تعلیم کے مطابق عمل کریں، شرک بدعت سے بچ جائیں، اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ بنائیں، کیونکہ یہی رشد وہدایت ہے اور اس کے حصول کے لیے لازم ہے کہ ہر قسم کی گمراہی سے اجتناب کیا جائے۔ جو ذات

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی قریب ہے، جو سمیع وبصیر اور علی کل شی ءقدیر ہے اسی کی طرف دیکھا جائے اس پر توکل اور بھروسہ کیا جائے۔

ظاہر ہے کہ جو پکارنے والے کو یقین دلا رہا ہے کہ وہ جب بھی اسے پکارے گا وہ اس کی فریاد رسی کرے گا، اس کی مشکلات کو آسان کرے گا۔ جب وہ ہر طرف سے مایوس ہو جائے گا تو وہ اس وقت اس کی مدد کرے گا۔ اس کے باوجود جو غیر اللہ کی محبت کو گلے لگائے گا تو وہ اپنی دنیا اور آخرت برباد کرے گا۔

اس آیت کے شان نزول میں مفسرین نے کئی قول نقل کیے ہیں۔

تفسیر قرطبی میں حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ ایک قوم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

﴿ اَقَرِیْبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِیْهِ اَمْ بَعِیْدٌ فَنُنَادِیْهِ ﴾

کیا ہمارا رب قریب ہے اگر قریب ہے تو دھیمی آواز میں اس کو پکاریں اور اگر دور ہے تو اونچی آواز میں اس کو پکاریں؟'' ''اللہ تعالیٰ نے ﴿ وَاِذَا سَاَلَکَ ﴾ آیت کے ذریعے ان کو جواب دیا۔

﴿ .... عجیب نکتہ ! .... ﴾

خیال رہے قرآن پاک میں جب لوگوں نے چاند کے بڑھنے اور کم ہونے کے بارے سوال کیا اور جب لوگوں نے مال خرچ کرنے کے بارے میں سوال کیا کہ کون لوگ ہیں جن پر مال خرچ کیا جائے اور جب شراب اور جوئے کے بارے میں سوال کیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو جواب میں رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان کے سوالات کا جواب دیں۔

لیکن جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو اسی وقت بندوں کے سوال کا جواب دینے کے لیے رسول اکرم ﷺ کے توسط کو ختم کر کے براہ راست اللہ پاک فرما رہے ہیں کہ میں تو بالکل قریب ہوں میرے اور میرے بندوں کے درمیان کچھ پردہ نہیں ہے براہ راست مجھ سے مخاطب ہوں کسی وکیل یا شفارشی کو لانے کی ضرورت نہیں ہے میں ان کے احوال سے باخبر ہوں ان کی باتوں کو سن رہا ہوں، ان کی دعا کو شرف قبولیت عطا کرتا ہوں۔

(۲)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ (الغافر:٦٠)

تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبولیت سے نوازوں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب وہ رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔"

تشریح:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کا حکم دیا اور اس پر ابھارا اور اس کو عبادت فرمایا اور دعا مانگنے والوں کی دعا کو قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

تفسیر قرطبی میں ھے : حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

میری امت کو تین چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو کسی کو عطا نہیں کی گئیں سوائے انبیاء کرام کے۔

اللہ تعالیٰ نے جب بھی کوئی نبی مبعوث فرمایا تو ارشاد فرمایا: تو مجھ سے دعا کر میں تیری دعا قبول کروں گا۔

اور اس امت کو بھی فرمایا: ﴿ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ (الغافر: ٦٠) تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا،

جب بھی کوئی نبی مبعوث فرمایا ارشاد فرمایا: ﴿ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ ﴾ اور اس امت کے لیے بھی فرمایا: ﴿ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ ﴾ (تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی)

اور جب اللہ نے کسی نبی کو مبعوث فرمایا تو اسے اپنی امت پر گواہ بنایا،

اور اس امت کو تمام لوگوں پر گواہ بنایا۔

(تفسیر قرطبی ،الغافر: ٦٠،و تفسیر ابن کثیر، الغافر: ٦٠، تفسیر ابن ابی حاتم، الغافر: ٦٠، تفسیر عبدالرزاق،الغافر: ٦٠،تفسیر الطبری، الغافر: ٦٠،)

نوٹ: یہ روایت تفسیر قرطبی سے نقل کی گئی ہے۔دوسرے تفاسیر نگاروں کے نزدیک یہ کعب بن احبار کا قول ہے۔(واللہ اعلم)

خالد بن ربعیؒ (جو کہ تابعی ہیں) کہا کرتے تھے :

اس امت کی عجیب شان ہے اس امت کو کہا گیا:

www.KitaboSunnat.com

أُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ انہیں دعا کا حکم دیا اور قبول کرنے کا وعدہ کیا دونوں کے درمیان کوئی شرط نہیں،

ایک قائل نے ان سے کہا اس کی مثال کیا ہے؟

فرمایا: اس کی مثال اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (البقرۃ: ۲۵) یہاں شرط ذکر کی اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ﴾ (یونس: ۲) اس میں عمل کی شرط نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ اس میں شرط ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿ أُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ میں کوئی شرط نہیں۔

(تفسیر قرطبی، سورۃ الغافر، آیت: ٦٠)

اس آیت میں دعا کے ساتھ اجابت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ بارش نہیں ہو رہی تو آپ نے نماز گاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ کیا کہ وہ اس میں باہر آئیں۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اس روز (نماز استسقاء کے لیے) اس وقت نکلے جب سورج کی ٹکیہ نکل آئی تھی۔ آپ منبر پر بیٹھے اور اللہ عزوجل کی تکبیر وتحمید کی، پھر فرمایا: ''تم نے شکایت کی کہ تمہارے علاقے خشک ہو رہے ہیں اور بارش میں اپنی آمد کے وقت سے تاخیر ہو رہی ہے۔ (آپ ﷺ نے فرمایا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَ وَعَدَكُمْ أَنْ يَّسْتَجِيبَ لَكُمْ ﴾

((تو اللہ عزوجل نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اسے پکارو، اور تم سے اس کا وعدہ ہے کہ وہ قبول کرے گا۔)) پھر (آپ نے دعا کی) اور فرمایا:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ، اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنَ ﴾

﴿"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔ روز جزا کا بادشاہ ہے۔ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، تو غنی اور بے پرواہے اور ہم فقیر اور محتاج ہیں، ہم پر بارش نازل فرما اور جو تو نازل فرمائے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک کے لیے گزران بنا دے۔"﴾

پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اٹھاتے گئے، حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ پھر آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ کر لی (یعنی قبلہ رخ ہو گئے) اور اپنی چادر پلٹائی جب کہ آپ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ بعد ازاں لوگوں کی طرف منہ کیا اور منبر سے اتر آئے اور دو رکعتیں پڑھائیں۔

تب اللہ نے ایک بدلی پیدا فرمائی، وہ کڑکی اور چمکی اور اللہ کے حکم سے برسنے لگی، آپ اپنی مسجد تک نہ پہنچے کہ نالے بہنے لگے۔ جب آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ سایوں اور چھپروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف جلدی جلدی بھاگ رہے ہیں تو آپ ہنسے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

آپ نے فرمایا:

﴿ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ﴾

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔"

اسناده حسن (صحيح ابن حبان ، كتاب الرقائق باب الادعية ، ذكر ما يدعو المرء به عند وجود الجدب بالمسلمين ، رقم : ۹۹۱) (سنن ابی داود ، كتاب الاستسقاء ، باب رفع اليدين فی الاستسقاء ، رقم : ۱۱۷۳)

اس حدیث سے کئی مسائل اخذ ہوتے ہیں۔ جن میں سے (۱) مسئلہ تو یہ ہے:

کہ حضور ﷺ بھی مختار کل نہیں، مختار کل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

حضور کی دعا کے الفاظ، ((اَللّٰهُمَّ! اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ)) اور آپ کا یہ فرمان، ((اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)) اس بات کی واضح دلیل ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کائنات کو اپنے سے مانگنے کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اجابت کا وعدہ بھی کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کو اجابت سے زیادہ دعا کی فکر ہوا کرتی تھی۔

خلیفہ دوم سیدنا فاروق اعظمؓ دشمنان اسلام کے مقابلہ میں دعا ہی کے ذریعہ بارگاہ الٰہی میں نصرت وامداد اور فتح وکامیابی کی التجائیں کرتے تھے۔

اور اکثر اوقات صحابہ کرام کو فرمایا کرتے تھے کہ:

﴿لَسْتُمْ تُنْصَرُوْنَ بِكَثْرَةٍ وَ اِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ مِنَ السَّمَاءِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیں کثرت افوج سے فتح نہیں ہوتی بلکہ تمہیں آسمان سے اللہ کی جانب سے نصرت ملتی ہے۔‘‘

’’اور فرمایا کرتے تھے:

﴿ اِنِّی لَا اَحْمِلُ هَمَّ الْاِجَابَةِ وَلٰكِنْ هَمَّ الدُّعَاءِ فَاِذَا اُلْهِمْتُ الدُّعَاءَ فَاِنَّ الْاِجَابَةَ مَعَهُ ﴾

مجھے اجابت دعا کی فکر نہیں، فکر ہے تو دعا کی اس لیے کہ جب دعا کی توفیق دی گئی تو اجابت تو اس کے ساتھ ہی ہے۔

کسی شاعر نے اس معنی کو اپنے شعر میں ادا کیا ہے:

لَوْ لَمْ تُرِدْ نَيْلَ مَا أَرْجُوْ وَأَطْلُبُهٗ
مِنْ جُوْدِ كَفَّيْكَ مَا عَلَّمْتَنِي الطَّلَبَا

اگر اپنے دستِ سخا سے میری طلب پوری کرنے کا تو ارادہ نہ کرتا تو مانگنا مجھے نہ سکھایا ہوتا۔

پس جس شخص کو دعا القاء کی گئی، دعا اور التجاء کی توفیق دی گئی تو سمجھ لینا چاہیے کہ اس نے ضرور اجابتِ دعا کا ارادہ فرمالیا ہے۔

(دوائے شافی۔ص،۵۳) (الجوب الكافی لمن سأل عن الدواء الشافی،للامام ابن قیم)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ فُتِحَ لَهٗ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَةِ ﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تم میں سے جس کو دعا کی توفیق دی گئی تو اس کے لیے اجابت کے دروازے کھول دیئے گئے۔

اسناده ضعيف (مصنف ابن ابی شيبه ،كتاب الداعاء ، باب فی فضل الدعاء ،رقم:٢٩٦٥٦)

(٣)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ.(النمل:٦٢)

اور فرمایا: کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے۔

تشریح

الْمُضْطَر، اضطرار سے مشتق ہے کسی ضرورت سے مجبور اور بے قرار ہونے کو اضطرار کہا جاتا ہے۔

اور وہ تبھی ہوتا ہے جب اس کا کوئی یار و مدد گار اور سہارا نہ ہو۔

اس لیے مضطر وہ شخص ہے جو سب دنیا کے سہاروں سے مایوس ہو کر خالص اللہ تعالی ہی کو فریاد رس سمجھ کر اس کی طرف متوجہ ہو۔ مضطر کی یہ تفسیر سُدی، ذوالنون مصری، سہل بن عبداللہ وغیرہ سے منقول ہے۔ (تفسیر قرطبی)

مضطر کی دعا اخلاص کی بنا پر ضرور قبول ہوتی ہے۔

امام قرطبیؒ نے فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ نے مضطر کی دعا قبول کرنے کا ذمہ لے لیا ہے۔

اور اس آیت میں اس کا اعلان بھی فرما دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ دنیا کے سب سہاروں سے مایوس اور علائق سے منقطع ہو کر صرف اللہ تعالیٰ ہی کو کارساز سمجھ کر دعا کرنا سرمایہ اخلاص ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اخلاص کا بڑا درجہ ہے وہ جس کسی بندہ سے پایا جائے وہ مومن ہو یا کافر، اور متقی ہو یا فاسق فاجر اسکے اخلاص کی برکت سے اس کی طرف رحمت حق متوجہ ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین عرب کا حال ذکر فرمایا ہے۔

کہ جب یہ لوگ دریا میں ہوتے ہیں اور کشتی سب طرف سے موجوں کی لپیٹ میں آجاتی ہے اور یہ گویا آنکھوں کے سامنے اپنی موت کو کھڑا دیکھ لیتے ہیں اس وقت یہ لوگ پورے اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں۔

کہ اگر ہمیں اس مصیبت سے آپ نجات دے دیں تو ہم شکر گزار ہونگے۔

لیکن جب اللہ ان کی دعا قبول کر کے خشکی پر لے آتے ہیں تو یہ پھر شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں

دَعَوُاللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ(الی قوله)فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ،

ان آیات میں اسی بات کا ذکر کیا گیا ہے۔

فتح مکہ کے بعد:

عکرمہ بن ابی جاھل: اس خیال سے مکہ سے بھاگ کھڑے ہوئے کہ مفتوحین سے پتہ نہیں کیسا سلوک کیا جائے گا۔

جدہ پہنچے اور وہاں سے کشتی پر سوار ہو کر حبشہ کی راہ لی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستہ میں کشتی طوفان میں گھر گئی تو مشرکوں نے اپنی عادت کے مطابق اپنے دیوی دیوتاؤں کو پکارنا شروع کردیا طوفان بڑھتا ہی گیا۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کشتی اب ڈوبی کہ ڈوبی۔

اس وقت مشرک کہنے لگے: اب صرف اللہ ہی کو پکارو۔ وہی ہمیں اس مصیبت سے اور موت سے نجات دے سکتا ہے۔

ایسے نازک وقت میں یہ جملہ سن کر عکرمہ کی آنکھیں کھل گئیں۔

وہ سوچنے لگے اگر سمندر میں مصیبت کے وقت اللہ ہی کام آتا ہے تو خشکی میں بھی اللہ ہی کام آنا چاہیے۔ وہ سوچنے لگے کہ بیس سال ہم محمد ﷺ سے اسی بات پر لڑتے رہے وہ کہتے تھے مصیبت میں کام آنے والا صرف اللہ ہے اور تمہارے معبود نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں اور نہ سنوار سکتے ہیں چنانچہ اس نے عہد کیا کہ اگر آج زندگی بچ گئی تو سیدھا محمد ﷺ کے پاس جا کر ان کی بیعت کرلوں گا۔ اللہ کا کرنا ہوا کہ طوفان تھم گیا اور کشتی والوں کی زندگیاں بچ گئیں۔ عکرمہ واپس آ گئے اور آ کر اسلام قبول کرلیا اور باقی عمر خدمت اسلام میں صرف کردی۔

(تیسیر القرآن ،سورۃ الانعام ، آیت: ۴۱)

اور یہ بات صرف مشرکین عرب تک ہی محدود نہیں، بلکہ دنیا بھر کے مشرکین کا عام طور پر یہی حال ہے، کیونکہ یہ بات انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے،

حتی کہ روس کے دہریے، جو اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں اور جنھوں نے باقاعدہ اللہ کے وجود اور اس کی عبادت کے خلاف مہم چلا رکھی ہے،

ان پر بھی جب گزشتہ جنگ عظیم میں جرمن فوجوں کا نرغہ سخت ہوا، تو وہ بھی اللہ کو پکارنے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجبور ہو گئے۔

اس لیے قرآن مجید یاد دلاتا ہے کہ جب تم پر کوئی سخت مصیبت آتی ہے تو تم اللہ کو پکارنے لگتے ہو، مگر جب وہ وقت ٹل جاتا ہے تو اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنے لگتے ہو۔ یہ حال مشرکین اور منکرین کا تھا۔

مگر تعجب ہمارے زمانے کے ان مسلمانوں پر ہے، جو توحید کا دعویٰ تو کرتے ہیں، لیکن مصیبت تک میں اللہ کو نہیں پکارتے، بلکہ یارسول اللہ! یاغوث اعظم! یا معین الدین اجمیری! کشتی پار کردے، جیسے نعرے لگاتے ہیں۔

(تفسیر القرآن الکریم، النمل: ۶۲)

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں :

بسا اوقات بعض لوگوں کی دعا بہت جلد قبول ہو جاتی ہے اور اس لیے قبول ہو جاتی ہے کہ وہ سخت ضرورت مند ہوتے ہیں۔

اور ضرورت کی وجہ سے ان کے اندر اضطرابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور کامل اضطراب کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں متوجہ ہو جاتے ہیں۔

یا یہ کہ دعا کرنے سے پیشتر دعا کرنے والے سے کوئی بڑی نیکی وجود میں آچکی ہے۔

یا اس قسم کی کوئی اور بھلائی اس سے وقوع میں آچکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی دعا جلد قبول ہو جاتی ہے۔ اور اس کی نیکی کا اسے بدلہ دیا جاتا ہے۔

یا دعا کسی ایسے وقت میں کی گئی کہ وہ اجابت دعا کا وقت تھا یا اس قسم کا کوئی اور سبب موجود ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کی وجہ سے اس کی دعا بہت جلد قبول ہو جاتی ہے۔

یہ دیکھ کر بعض لوگ یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ اجابت دعا کا سبب صرف دعا کے الفاظ اور کلمات ہیں اور ان الفاظ وکلمات ہی پر وہ تکیہ کر لیتے ہیں اور وہ اسباب اور باتیں چھوڑ دیتے ہیں جن کی وجہ سے اس کی دعا قبول ہوئی تھی۔

اس کی مثال بعینہ ایسی ہے کہ ایک شخص ایک مفید دوا کسی مناسب وقت اور مناسب موقع پر استعمال کرتا ہے اور وہ اس کے مرض میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ دیکھنے والا صرف یہ سمجھ لیتا ہے کہ صرف اس دوا کے استعمال سے اسے شفاء ملی ہے کسی دوسرے اسباب کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کا یہ سمجھنا قطعاً غلط ہے۔ دوا کے افادہ کے لیے دوا کے علاوہ دیگر امور کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ بہت سے لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں اور اس قسم کی غلط فہمیوں میں سے ایک زبردست غلط فہمی یہ ہے۔

کہ کوئی شخص اپنی اضطرابی کیفیت کے ساتھ کسی قبر پر پہنچتا ہے اور وہاں پہنچ کر بارگاہ الٰہی میں مضطربانہ حالت میں دعا کرتا ہے، روتا اور گڑگڑاتا ہے۔ اس کی مضطربانہ حالت کی بنا پر اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ جاہل لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ مقبولیت کا سبب اور راز یہ قبر ہے، حالانکہ اس کا یہ سمجھنا سراسر غلط ہے مقبولیت دعا کا سبب اور راز اس کا اضطراب اور بارگاہ الٰہی میں اس کی مضطربانہ التجاء اور اس کا عجز وانکسار ہے۔

اگر یہی باتیں کسی مسجد میں سرزد ہوتیں تو زیادہ بہتر تھا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ پسندیدہ تر بات ہوتی۔

(دوائے شافی ص:۴۸) (الجوب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی، للامام ابن قیم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند مستند اور صحیح واقعات

(۱)

حضرت ابوھریرۃ بیان کرتے ہیں، کہ ایک آدمی فاقہ میں مبتلا ہو گیا (وہ اسی پریشانی میں) جنگل کی طرف نکل گیا، اس کی بیوی نے (دعا کی) اور کہا:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَا نَتَعَجَّنُ وَمَا نَخْتَبِزُ،

اے اللہ! ہم کو رزق دے کہ ہم آٹا گوندھ کر روٹیاں پکا سکیں۔

جب وہ آدمی واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ٹب آٹے سے بھرا ہوا ہے، تنور میں (جانور کی) پسلیوں کا بھونا ہوا گوشت موجود ہے اور چکی غلہ پیس رہی ہے۔ اس نے کہا: یہ رزق کہاں سے آ گیا؟ اس کی بیوی نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق ہے، جب اس نے اردگرد سے چکی صاف کی (تو وہ رک گئی)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اسے اسی حالت پر چھوڑے رکھتا تو وہ روز قیامت تک آٹا پیستی رہتی۔" (الصحیحه، رقم: ۲۹۳۷، وقال الالبانی، أخرجه الطبراني فی الأوسط": ۲/۱۴۱/۲، والبیهقی في" الدلائل": ۶/۱۰۵)

(۲)

کتب تفسیر، اور صحیح مسلم میں بھی یہ واقعہ موجود ہے۔

حضرت صہیب رومیؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا، اس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا، اس نے بادشاہ سے عرض کیا: بادشاہ سلامت! میری عمر اب بڑھاپے کی سرحد پار کرنے والی ہے، اس لیے کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکا میری خدمت میں بھیجیں تا کہ اسے اپنا فن سکھلا دوں (تا کہ وہ میری وفات کے بعد میرا قائم مقام ہو سکے)۔

بادشاہ نے جادوگر کے ہاں جادوگری سیکھنے کے لیے ایک لڑکا روانہ کر دیا۔ راستے میں ایک راہب تھا، وہ راہب کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا کلام سنا۔ راہب کی بات اسے بڑی بھلی معلوم ہوئی۔ اس کے بعد جب لڑکا جادوگر کے پاس جاتا تو جاتے جاتے اس راہب کی خدمت میں بھی حاضری دیتا اور کچھ دیر کے لیے بیٹھا رہتا (اس وجہ سے جادوگر کے پاس پہنچنے میں دیر ہو جاتی تھی۔) جب وہ جادوگر کے پاس پہنچتا تو اس کی پٹائی ہوتی تھی۔ لڑکے نے اس بات کی شکایت راہب سے کی تو اس نے یہ ترکیب بتائی کہ اگر جادوگر کی مار کا خوف ہو تو اس سے کہہ دینا کہ گھر والوں نے مجھے روک رکھا تھا، اور جب گھر والوں کا ڈر ہو تو یہ بہانا کر دینا کہ جادوگر نے روک لیا تھا۔

اس کے لیل ونہار اسی معمول کے مطابق گزر رہے تھے کہ ایک دن راستے میں ایک بھاری بھرکم جانور پر اس کی نگاہ پڑی جس نے لوگوں کی آمدورفت میں رکاوٹ ڈال رکھی تھی۔

لڑکے نے اپنے دل میں کہا: آج میں جان لوں گا کہ جادوگر حق پر ہے یا راہب۔

پھر لڑکے نے ایک پتھر لے کر کہا: اے اللہ! اگر جادوگر کے مقابلے میں راہب کا طریقہ تجھے محبوب ہے تو اس جانور کو مار دے (یہ کہہ کر جانور کو پتھر دے مارا) اللہ کے حکم سے وہ بھاری بھرکم جانور وہیں ڈھیر ہو گیا۔

جب وہ لڑکا راہب کے پاس پہنچا اور اسے حقیقت حال سے آگاہ کیا تو اس نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے بچے! اب تو مجھ سے افضل ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرا معاملہ حد کو پہنچ چکا۔ عنقریب تجھے ابتلاء آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر تجھے آزمائش میں ڈالا گیا تو میرا پتہ نہ بتلانا۔

پھر یہ حال ہو گیا کہ وہ لڑکا اللہ کے حکم سے پیدائشی اندھوں کو ٹھیک کرنے لگا، برص کی بیماری والے بھی اس کے علاج سے شفایاب ہونے لگے، اس کے علاوہ بھی وہ ہر قسم کی بیماریوں کا علاج معالجہ کرنے لگا۔ اسی دوران میں بادشاہ کے ایک خاص آدمی کو جو اندھا تھا، لڑکے کے کمالات معلوم ہوئے تو وہ بھی بہت سے تحائف لے کر لڑکے کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اگر تو نے مجھے شفایاب کر دیا تو میں یہ جو کچھ لایا ہوں تجھے دے دوں گا۔

لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفایاب نہیں کرتا بلکہ شفا عنایت کرنا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لیے دعا کروں گا، ممکن ہے وہ تجھے شفا دے دے۔ وہ آدمی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے بینائی بخش دی۔

پھر وہ آدمی بادشاہ کی خدمت میں پہنچا اور حسب معمول اس کے پاس بیٹھ گیا۔

بادشاہ نے پوچھا: تیری بنائی کس نے بحال دی؟

اس نے جواب دیا میرے پروردگار نے۔

بادشاہ طیش میں آ کر بولا: کیا میرے سوا بھی تیرا کوئی رب ہے؟

اس نے ڈٹ کر کہا: میرا اور تیرا رب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

یہ سن کر بادشاہ بھڑک اٹھا اور اس آدمی کو مسلسل دردناک سزائیں دیتا رہا یہاں تک کہ اس نے عاجز آ کر لڑکے کا پتہ بتا دیا۔ اب بادشاہ نے اس لڑکے کو بلوا بھیجا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکا حاضر ہوا تو بادشاہ نے کہا: ارے واہ تیری جادوگری کا فن اس قدر کامیاب ہو گیا کہ تو نابیناؤں کو بینائی عطا کرتا ہے اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کر دیتا ہے، اور ساری بیماریاں تیرے علاج سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

لڑکے نے کہا: بادشاہ سلامت! میں اپنی طرف سے کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی مریضوں کو شفایاب فرماتا ہے۔

چنانچہ بادشاہ نے اسے بھی قید کر دیا اور طرح طرح کی سزائیں دینی شروع کر دیں یہاں تک کہ لڑکے نے راہب کا پتہ بتا دیا۔

راہب کو پکڑ کر لایا گیا اور اسے اپنے دین سے منحرف ہونے کا حکم دیا گیا لیکن اس نے صاف انکار کر دیا، اس کے لیے ایک آرا لایا گیا اور اسے راہب کے سر کی مانگ پر رکھ کر چلا دیا گیا جس سے اس کے جسم کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

پھر بادشاہ کا وہ خاص آدمی لایا گیا جسے بینائی مل گئی تھی۔ اسے بھی اپنا دین چھوڑنے کا کہا گیا لیکن اس نے بھی انکار کر دیا، چنانچہ اس کی مانگ پر بھی آرا چلا دیا گیا جس سے اس کا وجود کٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔

پھر وہ لڑکا پیش ہوا اس سے بھی اپنا عقیدہ ترک کرنے کا مطالبہ کیا گیا لیکن اس نے بھی اپنا دین چھوڑنے سے انکار کر دیا۔

بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے سپاہیوں کی ایک ٹولی کے حوالے کر دیا اور حکم دیا: اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ اور پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے کے بعد اسے اپنا دین چھوڑنے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہو۔ اگر یہ اپنا دین ترک کر دے تو ٹھیک ہے ورنہ وہیں سے اسے دھکا دے کر نیچے پھینک دو۔

سپاہی لڑکے کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ لڑکے نے دعا کی: الٰہی! تو ہی کارساز ہے ،ان لوگوں سے نپٹ لے، چنانچہ پہاڑ ڈگمگانے لگا، سارے سپاہی گر کر ہلاک ہو گئے اور لڑکا صحیح سالامت واپس بادشاہ کے دربار میں پہنچ گیا۔

لڑکے کو دربار میں دیکھ کر بادشاہ بہت حیران ہوا، اس نے پوچھا: تیرے ساتھ جانے والے سپاہیوں کا کیا ہوا؟

لڑکے نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میری کفالت فرمائی اور انہیں تباہ کر کے مجھے نجات عطا فرمائی۔

بادشاہ نے لڑکے کو دوبارہ اپنے مصاحبین کی ایک جماعت کے حوالے کر دیا اور حکم دیا: اسے کشتی میں سوار کر کے عین سمندر کے بیچ لے جاؤ۔ اگر یہ اپنے دین سے باز آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے سمندر میں غرق کر دو۔

یہ جماعت لڑکے کو لے کر جب بیچ سمندر پہنچی تو لڑکے نے دعا کی: الٰہی تو ہی بے نواؤں کا سہارا ہے، میری طرف سے ان سے نمٹ لے۔ یہ دعا کرنا تھی کہ کشتی الٹ گئی اور بادشاہ کے حواریوں کی پوری جماعت ڈوب گئی مگر لڑکا بادشاہ کے دربار میں صحیح سلامت واپس پہنچ گیا۔

بادشاہ نے چونک کر لڑکے سے پوچھا: تیرے ساتھ بھیجی گئی جماعت کا کیا ہوا؟

لڑکے نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف سے ان سے نمٹ لیا۔

پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے بادشاہ تو مجھے ہر گز قتل نہیں کر سکے گا۔ مجھے قتل کرنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟

لڑکے نے بتایا: لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کرو، کھجور کے تنے پر مجھے سولی پر لٹکا دو۔ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کھینچ لو اور اسے کمان میں رکھ کر یوں کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ

''اس لڑکے کے رب اللہ کے نام سے تیر چلاتا ہوں۔''

پھر مجھے نشانہ بناؤ۔ جب ایسا کرو گے تو مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا، لڑکے کو کھجور کے تنے پر لٹکا دیا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر کھینچا اور اسے کمان میں رکھ کر کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ

پھر نشانہ لے کر تیر چھوڑا تو وہ لڑکے کی کنپٹی پر جا لگا۔ لڑکے نے کنپٹی پر وہاں ہاتھ رکھا جہاں تیر لگا تھا، پھر وہ مر گیا۔ لوگ یہ ماجرا دیکھ کر رب کائنات کی حقیقت اور الٰہ واحد کی توحید سمجھ گئے اور بے اختیار پکار اٹھے:

آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ،

ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔

لوگوں نے بادشاہ سے کہا: ''آپ جس چیز سے ڈرتے تھے، اللہ کی قسم وہ ہو کر رہا اور آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے آ گیا۔ اب سب لوگ اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔''

بادشاہ طیش میں آ گیا، اس نے حکم دیا کہ سڑکوں کے کنارے کنارے خندقیں کھودی جائیں۔

اس کے حکم کی تعمیل میں خندقیں کھود دی گئیں اور ان میں آگ بھڑکا دی گئی۔

بادشاہ نے حکم دیا: ''جو اپنے دین سے نہ پھرے اسے آگ میں جھونک دو یا اس سے کہو: آگ میں کود پڑو!''

انہوں نے ایسا ہی کیا حتی کہ ایک عورت آئی اس کے ہاتھوں میں ایک بچہ تھا، وہ آگ میں گرنے سے جھجکی تو بچے نے کہا: ''اماں صبر کر یقیناً تو حق پر ہے۔''

اسی واقعے کے پس منظر میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانِ عالی شان ہے۔

﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ، وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ، وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ، قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُوْدِ ، النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ، اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ، وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ، وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ، اَلَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ، (سورة البروج)

برجوں والے آسمان کی قسم! اور اس دن کی (قسم) جس کا وعدہ کیا گیا، اور حاضر ہونے والے کی اور حاضر کیے گئے کی (قسم)، ہلاک کیے گئے ایندھن بھری آگ کی خندقوں والے، جبکہ وہ ان خندقوں کے کنارے بیٹھے تھے، اور جو کچھ وہ مومنوں کے ساتھ کر رہے تھے، اسے دیکھ رہے تھے، اور انہیں ان (مومنوں) کا یہی کام برا معلوم ہوا کہ وہ غالب بالا، قابل تعریف اللہ پر ایمان لے آئے تھے، وہ ذات کہ اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اللہ ہر چیز پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہد ہے۔"

چنانچہ خاتون نے بے دھڑک آگ میں چھلانگ لگا دی۔اس بادشاہ کا نام ذونواس تھا۔اور علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس ظالم اور متعصب بادشاہ نے صبح سے دوپہر تک بیس ہزار مؤمنین صادقین کو کھائیوں میں گرا کر شہید کر دیا۔

(صحیح مسلم ،کتاب الذهد و الرقائق،باب قصة اصحاب الأخدود والساحر والراهب والغلام،رقم: ۷۵۱۱)

(۳)

امام ابن ابی الدنیاؒ نے اپنی کتاب "کتاب مجابی الدعوۃ" میں ایک واقعہ نقل کیا ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں: کہ ایک انصار صحابی جن کی کنیت ابو معلق تھی۔

ابو معلقؓ ،یہ بہت بڑے تاجر تھے اور اپنے اور دوسروں کے مال لے کر تجارت کیا کرتے تھے ،مال لے کر وہ دور دور جاتے تھے،یہ ایک عبادت گزار اور پرہیز گار آدمی تھے۔

ایک مرتبہ انہوں نے سفر کیا اور دوران سفر ایک مصلح ڈاکو سے پالا پڑا،

ڈاکو نے ان سے کہا:

جو کچھ تمہارے پاس ہے یہاں رکھ دو ورنہ میں تمہیں قتل کرتا ہوں۔

ابو معلق انصاریؓ نے کہا: کیا تم مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہو؟

اگر صرف مال چاہتے ہو تو یہ مال لے لو اور مجھے چھوڑ دو،

ڈاکو نے کہا: یہ مال تو اب میرا ہو ہی چکا ہے میں تمہیں قتل بھی ضرور کروں گا،

ابو معلقؓ کہنے لگے: اگر مجھے چھوڑ نہیں سکتے تو مجھے اتنی مہلت دو کہ میں چار رکعت نماز پڑھ لوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکو نے کہا اچھا تم جتنی نماز پڑھنا چاہو پڑھ لو، ابو معلقؓ نے وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی، نماز کے آخری سجدے میں انہوں نے یہ دعا پڑھی:

﴿یا ودود یا ذالعرش المجید یا فعال لما یرید أسئلك بعزك الذی لا یرام و ملكك الذی لا یضام وبنورك الذی ملاء اركان عرشك أن تكفینی شر هذا اللص یامغیث أغثني یامغیث أغثني یامغیث أغثني﴾

اے محبت کرنے والے، اے شاندار عرش کے مالک، اپنے ارادہ سے سب کچھ کرنے والے! میں تجھی سے سوال کرتا ہوں، تیری عزت کا واسطہ دے کر جسے کوئی چھیڑ نہیں سکتا، تیری مالکیت کا واسطہ دے کر جس میں کوئی مزاحم نہیں ہوسکتا، اور تیرے نور کا واسطہ دے کر جس سے تیرے عرش کا چاروں کھونٹ بھرا ہوا ہے، اس چور کے شر سے تو مجھے بچالے، اے فریاد رس! میری مدد کر، اے فریاد رس! میری مدد کر، اے فریاد رس! میری مدد کر۔"

تین مرتبہ انہوں نے یہ دعا پڑھی، اسی وقت ایک سوار نمودار ہوا جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا، جو گھوڑے کے سر پر دو کانوں کے بیچ میں رکھے ہوئے تھا،

ڈاکو سوار کی طرف دیکھ رہا تھا، سوار فوراً اس کی طرف لپکا اور اسے نیزے میں پرودیا،

اس کے بعد سوار نے ابو معلقؓ سے کہا اٹھو سر اٹھاؤ،

ابو معلق بولے تم کون ہو؟ آج تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے،

سوار نے کہا: میں چوتھے آسمان کا ایک فرشتہ ہوں،

جس وقت تم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی تو اس دعا نے آسمان کے دروازے ہلادیے، جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری مرتبہ تم نے دعا کی تو آسمان والوں میں ایک کھلبلی مچ گئی، جب تم نے تیسری مرتبہ دعا کی تو مجھے حکم ہوا کہ یہ ایک ستم رسیدہ آدمی کی دعا ہے، پس میں نے بارگاہ الٰہی میں درخواست کی کہ مجھے اس کام پر مامور کیا جائے، چنانچہ میں تمہاری مدد کے لیے یہاں پہنچا ہوں۔

(موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب مجابی الدعوۃ، رقم: ۹۷۵۸)

(۴)

امام ابن کثیرؒ نے تفسیر ابن کثیر میں ایک واقعہ نقل کیا ہے۔

کہ حافظ ابن عساکر نے فاطمہ بنت حسن ام احمد عجلیہ کے حالات میں ذکر فرمایا ہے:

کہ ایک جنگ میں کافروں نے مسلمانوں کو شکست دے دی تو ایک مسلمان کا گھوڑا جو بہت تیز رفتار تھا، میدان میں اڑ گیا،

اس ولی اللہ نے بہت کوشش کی لیکن جانور نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا،

آخر عاجز آ کر اس نے کہا کیا بات ہے جو اڑ گیا۔ ایسے موقعہ کے لیے تو میں نے تیری خدمت کی تھی اور تجھے پیار سے پالا تھا۔

گھوڑے کو اللہ نے زبان دی اس نے جواب دیا۔

کہ وجہ یہ ہے کہ آپ میرا گھاس دانہ سائیں کو سونپ دیتے تھے وہ اس میں سے چرا لیتا تھا، مجھے بہت کم کھانے کو دیتا تھا اور مجھ پر ظلم کرتا تھا،

اس نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد میں تجھے اپنی نگرانی میں کھلایا کروں گا، یہ سن کر گھوڑا اچل پڑا اور گھوڑے کا مالک نجات پا گیا۔

اور اس کے بعد وہ ہمیشہ اسے اپنی نگرانی میں ہی کھلایا کرتا تھا اور اس کا یہ معاملہ لوگوں میں خاصا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہو گیا۔

اور لوگ اس کے پاس آنے لگے تا کہ خود اس کی زبانی سنیں حتی کہ رومی بادشاہ تک یہ خبر پہنچی، اس نے کوشش کی کہ کسی طرح اس شخص کو اپنے ملک بلا لے،

اس نے ایک مرتد آدمی کو اس کے پاس بھیجا، جب وہ اس کے پاس آیا تو اس نے بظاہر یہ تأثر دیا کہ اب اس کی اور اس کی قوم کی نیت اسلام کے بارے میں بہت اچھی ہے،

حتی کہ اسے اپنے اعتماد میں لے لیا،

اور دونوں ایک دن باہر نکلے اور دریا کے ساحل پر چلنے لگے۔

شاہ روم کے بھیجے ہوئے آدمی نے خفیہ طور پر ایک شخص سے پروگرام طے کر رکھا تھا کہ وہ بھی وہاں پہنچ جائے تا کہ دونوں مل کر اسے گرفتار کر لیں، جب دونوں نے اسے گھیرے میں لے لیا تا کہ اسے پکڑ کر گرفتار کر لیں،

تو اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور دعا کی:

اے اللہ! اس شخص نے مجھے تیرے نام پر دھوکہ دیا ہے، لہذا تو جس طرح چاہے مجھے ان دونوں سے بچا لے۔

وہیں جنگل سے دو درندے دھاڑتے ہوئے آتے دکھائی دیئے اور دونوں آدمیوں کو انہوں نے دبوچ لیا اور ٹکرے ٹکرے کر کے چل دیئے، یہ اللہ کا بندہ امن وامان سے وہاں سے اپنے گھر واپس آ گیا۔

(تفسیر ابن کثیر، النمل، ۶۲، تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر، ترجمه فاطمه بنت الحسن أم احمد العجلیه، ۹.۸/۷۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵)

فنجار نے تاریخ بخارا میں اور لا سکائی نے شرح السنہ باب کرامت الاولیاء میں نقل کیا ہے۔

کہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ بچپن میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔آپ کی والدہ محترمہ نہایت عابدہ اور صالحہ خاتون تھیں۔والدہ ماجدہ اپنے یتیم بچے کی اس حالت پر رات دن روتیں اور دعا کرتیں، آخر ایک رات بعد عشاء مصلیٰ ہی پر روتے اور دعا کرتے ہوئے نیند آ گئی،خواب میں خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور بشارت دی کہ ''تمہارے رونے اور دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بچے کی بینائی درست کر دی ہے۔'' صبح ہوئی تو فی الواقع آپ کی آنکھیں درست تھیں۔بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس قدر روشنی عطا فرمائی کہ ''تاریخ کبیر'' کا پورا مسودہ آپ نے چاندنی راتوں میں تحریر فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کی اہمیت وفضیلت حدیث کی روشنی میں

(۱)

﴿عَنْ ابِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا رَوٰی عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہُ قَالَ: یَاعِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَاعِبَادِیْ! کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہُ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ، یَاعِبَادِیْ! کُلُّکُمْ جَآئِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہُ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمُکُمْ، یَاعِبَادِیْ! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہُ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ، یَاعِبَادِیْ! کُلُّکُمْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ، یَاعِبَادِیْ! اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ، یَاعِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَاعِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مَّا نَقَصَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَاعِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَأَلُوْنِیْ فَأَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَہُ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، یَاعِبَادِیْ! اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَایَلُوْ مَنَّ اِلَّا نَفْسَہُ﴾

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب تحریم الظلم، رقم:٦٥٧٢)

حضرت ابوذرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے ایک ایسی روایت بیان کی جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بیان کی (یعنی حدیث قدسی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔

میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہذا مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں ہی سب کے سب گناہ معاف کرتا ہوں، سو مجھ سے مغفرت مانگو، میں تمہارے گناہ معاف کروں گا۔

میرے بندو! تم کبھی مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھو گے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، نہ کبھی مجھے فائدہ پہنچانے کے قابل ہو گے کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔

میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر تم میں سے ایک انتہائی متقی انسان کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔

میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہارے جن سب مل کرتم میں سے سب سے فاجر آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو اس سے جو میرے پاس ہے، اس میں سے اتنا بھی کم نہیں ہوگا جو اس سوئی سے (کم ہوگا) جو سمندر میں ڈالی اور نکال لی جائے۔

اے میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پائے تو چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اس کی کمائی بے کار نہ گئی اور جو برا بدلہ پائے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے۔" (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا)۔

(۲)

حضرت نعمان بن بشیرؓ نبی علیہ السلام ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

﴿اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ﴾ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ (الغافر:٦٠)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ﴿اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ هُوَ الدُّعَاءُ﴾ صحیح

(جامع الترمذی، الدعوات، باب فی فضل الدعاء، ج:۲، ص:۱۷۵، رقم ۳۳۷۲، الصحیحہ، رقم:۱۵۷۹)

دعا ہی عبادت ہے۔" پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

(اور تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔)

اور ایک روایت میں ہے:((افضل عبادت دعا کرنا (ہی تو) ہے۔))

(۳)

حضرت ابوھریرۃؓ: کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ﴾

اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں۔ اسنادہ حسن

(جامع الترمذی ، الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء ، ج : ۲ ، ص: ۱۷۵ ،رقم : ۳۳۷۰)

(۴)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ﴾

تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

صحیح (جامع الترمذی ، القدر ، باب ما جاء لایرد القدر الاالدعاء ،ج: ۲ ،ص: ۳۵ ، رقم: ۲۱۳۹)

(الصحیحہ ، رقم : ۱۵۴)

دعا اور تقدیر

قضاء حاجت اور رد بلا کے سلسلہ میں دعاؤں کا مؤثر ہونا معلوم ہوتا ہے جو عقیدہ ہے اہل سنت کا۔

لیکن معتزلہ اس کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ دعا تقدیر کے موافق ہوگی یا مخالف؟

اگر موافق ہے تو مقصد کو پورا ہونے میں تقدیر کا کیا دخل؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ ہوا تقدیر سے ہوا اور اگر مخالف ہے تو یہ بھی صحیح نہیں ہے

ورنہ ((جُفَّ الْقَلَمِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ" "مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ)) کے خلاف لازم آئے گا۔

اہل حق یہ کہتے ہیں کہ تقدیر کے دو درجے ہوتے ہیں۔

ایک تقدیر مبرم،

دوم تقدیر معلق ہے۔

اول میں تغیر وتبدل ممکن نہیں ہوتا۔ حدیث وآیت مذکورہ اسی سے متعلق ہیں۔

لیکن تقدیر معلق جو غیر مختتم اور غیر حتمی ہوتی ہے اس میں دعا وغیرہ اسباب سے ردوبدل ہوسکتا ہے اور ایک دقیق اور غامض حقیقت ہے جس پر اہل حقیقت کے علاوہ اور کوئی مطلع نہیں ہوسکا۔

(تفسیر جلالین ، سورة البقرة ،آیت :١٨٦)

تقدیر معلق کیا ھے؟

اللہ تعالیٰ نے تقدیر کی بعض صورتوں کو اسباب کے ساتھ معلق رکھا ہے۔

یعنی تقدیر میں یہ بات لکھ دی گئی ہے کہ اگر فلاں شخص اس سبب کو اختیار کرے گا تو فلاں چیز حاصل کرے گا اور اگر نہیں کرے گا تو حاصل نہیں کر سکے گا۔

مثلاً: اگر کھانا کھائے گا تو پیٹ بھرے گا ورنہ بھوکا رہے گا، اولاد کے حصول کے لیے بیوی سے خلوت وہمبستری کرے گا تو اولاد مل جائے گی ورنہ نہیں، زمین میں بیج کاشت کرے گا تو فائدہ حاصل کرے گا ورنہ نہیں، المختصر: دنیا کے سارے اسباب اور پھر اسباب کے سارے سلسلہ کو اسی طرح سمجھ لیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز کے حصول کے لیے کوئی سبب اختیار کرتا ہے تو اسے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیز حاصل ہو جاتی ہے، اور اگر نہ کرے تو حاصل نہیں ہوتی۔

اسی کا نام تقدیر معلق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسببات کو جن اسباب کے ساتھ معلق کیا ہے ان میں سے دعا بہت قوی اور مضبوط ترین سبب ہے۔ مثال کے طور پر۔ اگر کسی کے مقدر میں تکلیف لکھی جا چکی ہے۔ تو ساتھ یہ بھی لکھا جا چکا ہے کہ اگر یہ شخص دعا کرے گا تو اس کی تکلیف دور ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں: یقیناً مطلب کے حصول کے لیے دعا سے زیادہ کوئی چیز مؤثر، مفید اور نفع بخش نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا سبب نہیں۔ (واللہ اعلم)

امام ابن قیمؒ رقمطراز ہیں:

اسباب ترک کر کے صرف تقدیر پر تکیہ کر لینا مذموم ہے۔

یہاں ایک مشہور سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جس امر کے لیے دعا کی جاتی ہے اگر وہ مقدّر ہو چکا ہے تو بندہ دعا کرے یا نہ کرے اس کا وقوع میں آنا لابدی اور ضروری ہے اور اگر وہ مقدّر نہیں ہے تو بندہ سوال کرے یا نہ کرے وقوع میں نہیں آئے گا۔

اس مشہور مغالطہ کو ایک گروہ نے صحیح سمجھ لیا اور وہ دعا و التجاء کو بالکل چھوڑ بیٹھا ہے۔

اس مشہور مغالطہ کی بنا پر یہ گروہ اس امر کا قائل ہو گیا کہ سوال، دعا اور التجاء سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

اور یہ ان کی انتہائی جہالت اور ضلالت اور گمراہی ہے۔ علاوہ ازیں اپنے مسلک میں یہ خود متناقض ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے مسلک میں باہمی تضاد وتخالف پایا جاتا ہے کیونکہ اگر یہ لوگ اپنے اس مسلک کو بطور کلی مان لیتے ہیں تو دنیا جہاں کے تمام اسباب کا تعطل واجب وضروری ہو جاتا ہے۔اس مسلک کے قائل سے کہا جائے کہ اگر سیری وسیرابی تیرے لیے مقدّر ہو چکی ہے تو وہ ہو کر رہے گی تو کھائے یا نہ کھائے، پانی پیئے یا نہ پیئے۔

اور اگر مقدّر نہیں تو تجھے ہرگز ہرگز سیرابی حاصل نہ ہوگی تو کھائے یا نہ کھائے۔اسی طرح اگر اولاد تمہارے لیے مقدّر ہو چکی ہے تو وہ یقیناً ہو کر رہے گی، اپنی بیوی سے خلوت وہم بستری کرو یا نہ کرو۔اور اگر مقدّر نہیں تو ہرگز ہرگز اولاد نہ ہوگی، خلوت وہم بستری کرو یا نہ کرو، پھر تمہیں بیوی سے نکاح کی پابندی کی کیا ضرورت ہے؟

دنیا کے سارے اسباب اور پھر اسباب کے سارے سلسلہ کو اسی طرح سمجھ لو۔پس کیا اس خیال کے آدمی کو عقلمند اور عقلمند تو کیا انسان بھی کہا جا سکتا ہے؟

بلکہ حیوانات اور چوپائے تک ان اسباب کو فطرتاً مہیا کرتے ہیں جن سے ان کی بقا اور جن سے ان کی زندگی وابستہ ہے، پس ان لوگوں سے تو حیوانات اور چوپائے زیادہ عقلمند اور سمجھ دار کہے جائیں گے۔یہ لوگ تو حیوانات سے بھی گئے گزرے ہیں۔

المختصر: حقیقت یہ ہے کہ امر مقدر اسباب کے ساتھ مقدّر ہوا ہے۔

اور انہی اسباب میں سے ایک سبب دعا بھی ہے۔

کوئی امر مقدّر کسی سبب کے بغیر مقدّر نہیں ہوا بلکہ اسباب کے ساتھ مقدّر ہوا ہے۔

پس بندہ جب کوئی سبب عمل میں لاتا ہے تو اس کے سبب کے ساتھ جو امر مقدور ومقدّر ہے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی وقوع میں آجاتا ہے اور سبب عمل میں نہیں لاتا تو اس سبب کے ساتھ جو امر مقدور ومقدّر رہے وہ بھی وقوع میں نہیں آتا،

مثلاً: سیری وسیرابی کھانے پینے کے ساتھ، اولاد ہم بستری کے ساتھ، کھیتی واناج زمین پر دانے بونے کے ساتھ اور جانور کی جان کا نکلنا ذبح کرنے کے ساتھ مقدور ومقدّر رہے۔

یہی قسم صحیح اور حق ہے۔ اس لحاظ سے دعا والتجاء ایک قوی ترین سبب ہے، پس جب کسی امر مقدّر کا وقوع دعا کے ساتھ مقدّر رہے تو پھر یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ دعا سے کوئی فائدہ نہیں۔ جس طرح کہ یہ کہنا صحیح نہیں کہ کھانے پینے اور دیگر حرکات اور اعمال سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔

یقیناً مطلب کے حصول کے لیے دعا والتجاء سے زیادہ کوئی چیز مؤثر، مفید اور نفع بخش نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا سبب نہیں۔

(دوائے شافی ص:۴۸)(الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی ،للامام ابن قیم)

................(۵)................

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّسْتَجِيبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَالشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ﴾

جس کی خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات کے وقت اس کی دعا قبول کرے وہ خوش حالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کرے۔ اسناده حسن

(جامع الترمذی ، الدعوات، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة ، ج :۲ ، ص ۱۷۵ ، رقم :۳۳۸۲)

(سلسله احاديث صحيحه: رقم ۵۹۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿(٦)﴾

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. ﴾

وَفِي رِوَايَةٍ: ﴿ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ، لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ، اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى، اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ، اَوْ غِنًى عَاجِلٍ. ﴾ صحیح

(جامع الترمذی، ابوب الزهد، باب ما جاء فی هم الدنیا و حبها، ج:٢، ص: ٥٨، رقم: ٢٣٢٦)

(الصحیحه، رقم: ٢٧٨٧)

جو شخص تنگ دست ہو جائے اور وہ اسے لوگوں سے (مانگ کر) ختم کرنے کی کوشش کرے اس کی غربت ختم نہیں ہوگی اور جو شخص تنگ دست ہو کر اسے اللہ تعالیٰ سے (مانگ کر) ختم کرنا چاہے قریب ہے اللہ اسے جلدی یا دیر سے رزق سے مالا مال کردے۔"

اور ایک روایت میں ہے:

جو بندہ فاقہ میں مبتلا ہوا (اور اسے پورا کرنے کے لیے) لوگوں کے سامنے پیش کیا، تو اس کا فاقہ پورا نہیں ہوگا اور جس نے اپنی فقیری کو اللہ پر پیش کیا، تو قریب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کو غنی عطا کردے: جلدی موت کی صورت میں یا جلدی امیری کی صورت میں۔"

شرح: ......

امام البانیؒ نے شیخ محمود سبکی (المنهل العذب: ٢٨٣/٩) کے کلام کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے کہا: "بِمَوْتٍ عَاجِلٍ" (جلد موت) کے دو مفہوم ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) محتاج کا کوئی قریبی فوت ہوجائے گا، جس کا یہ وارث بنے گا۔

(۲) محتاج خود فوت ہوجائے گا اور سرے سے مال سے مستغنیٰ ہوجائے گا۔

غِنًی عَاجِلٍ " کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کسی نہ کسی طریقے سے خوشحال اور غنی کردے گا۔ درج ذیل آیت میں اسی حدیث کا مصداق بیان کیا گیا ہے:

﴿ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا، وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾(الطلاق:۲.۳)

اور جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے (ابتلاء آزمائش سے) نکلنے کی راہ پیدا کردے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا، جہاں سے اسے وہم گمان بھی نہیں ہوگا۔"

(۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَاللهِ بِالدُّعَاءِ ﴾

دعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے نفع بخش ہے لہذا اے اللہ کے بندوں دعا ضرور کیا کرو۔ (اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث اپنے دیگر شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔)

(جامع الترمذی، الدعوات، باب ما جاء فی جامع الدعوات عن رسول ﷺ، ج:۲، ص:۱۹۵ رقم:۳۵۴۸)

(۸)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَارَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ فَيَرُدَّهَا صِفْرًا ﴾

تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔ صحیح

(سنن ابي داود، الوتر، باب الدعاء، رقم:۱۴۸۸، و سنن ابن ماجه، أبواب الدعاء، باب رفع اليدين في الدعاء، رقم: ۳۸۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۹)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿يَنزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ﴾

ہمارا رب (ہررات) جب آخر تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے، کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں، کون مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو دوں ،کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کردوں۔

(صحیح بخاری ، کتاب التهجد ، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل، رقم: ۱۱۴۵)

(۱۰)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ﴾

وفي رواية : ﴿مَنْ لَمْ يَدْعُ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ﴾ صحيح

جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے:......”اللہ تعالیٰ اس آدمی پر ناراض ہوتا ہے جو اس سے دعا نہیں کرتا۔“

(جامع الترمذی ، الدعوات، باب ما جاء فی فضل الدعاء ، ج: ۲ ، ص: ۱۷۵ : رقم ۳۳۷۳)

(الصحیحه، رقم: ۲۶۵۴)

سبحان اللہ:...... یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ جس سے مانگا جائے تو وہ راضی ہوتی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نہ مانگنے کی صورت میں ناراض ہو جاتی ہے۔

امام ابن کثیرؒ: نے اپنی تفسیر میں بہت ہی عمدہ شعر نقل کیا ہے۔

اَللّٰہُ یَغْضَبُ اِنْ تَرَکْتَ سُوَالَہٖ

وَبَنُوْ اٰدَمَ حِیْنَ یُسْئَلُ یَغْضَبُ

اگر تو اللہ سے نہ مانگے تو غضبناک ہوتا ہے اور بنی آدم سے جب مانگا جائے تو وہ غضبناک ہوتے ہیں۔"

امام ابن قیمؒ. اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اسی میں ہے کہ اس سے دعا کی جائے، اس سے سوال کیا جائے، اس سے بندے مانگیں اور اس کی اطاعت وعبادت کی جائے۔

اور ظاہر ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ راضی ہوتا ہے تو ہمہ قسم کی خیر و بھلائی اس کی رضا اور خوشنودی ہی میں ہے، جس طرح کہ تمام آفتیں اور مصیبتیں اس کے غضب، خفگی اور ناراضگی میں ہیں۔"

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں: کہ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی کتاب "کتاب الزھد" میں ایک حدیث قدسی نقل کی ہے:

﴿ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا اِذَا رَضِیْتُ بَارَکْتُ وَلَیْسَ لِبَرَکَتِیْ مُنْتَھٰی وَاِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ وَلَعْنَتِیْ تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَلَدِ ﴾

میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جب میں کسی سے راضی ہوتا ہوں تو اس کو اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برکت سے نوازتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اور جب میں کسی سے خفا ہوتا ہوں ناراض ہوتا ہوں تو میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں اور میری لعنت اس کی ساتویں اولاد تک پہنچتی ہے۔

(دوائے شافی،ص:۵۵) (الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی ،للامام ابن قیم)

امام البانیؒ۔ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سیدنا نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ﴾ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ (الغافر:۶۰)

دعا ہی عبادت ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

(اور تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ اخرجه اصحاب السنن و غیرهم

امام البانی فرماتے ہیں: کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے اور اس کو پکارنے سے تکبر کرنے والے شخص پر اس کا غضب لازم آتا ہے، سیدنا نعمان کی یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہؓ کی درجہ بالا حدیث کا معنی کے اعتبار سے قوی شاہد ہے۔

لیکن بعض صوفی لوگ جہالت علمی یا تجاہل عارفانہ کی وجہ سے ان احادیث سے غافل ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنا سوء ادبی ہے، یہ لوگ درج ذیل اسرائیلی روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے متاثر ہیں:

﴿ عِلْمُهُ بِحَالِي يُغْنِي عَنْ سُؤَالِهِ ﴾

اللہ تعالیٰ کو میرے حال کا علم ہونا ہی میرے سوال سے کفایت کرتا ہے۔

ان بیچاروں کو پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حاجات پر آگاہ کر رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ﴾ (طٰه:۷)

وہ ہر ایک پوشیدہ سے پوشیدہ تر چیز کو خوب جانتا ہے۔''

دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے سامنے بندگی وغلامی وحاجات وضرورت اور فقر و فاقہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ (الصحیحہ، رقم: ۲۶۵۴)

امام البانی فرماتے ہیں: میں نے ضعیفہ (۲۲) میں اس پر مزید وضاحت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کے آداب

دعا اللہ تعالیٰ کی اہم ترین عبادت اور اس کی قربت حاصل کرنے کے اہم ترین ذرائع میں سے ہے۔جس طرح خالق کائنات نے اپنے سے (مانگنے) دعا کرنے کا حکم دیا ہے، اسی طرح دعاؤں کے الفاظ، آداب اور اسالیب حق تعالیٰ نے خود سکھلائے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود بہت سے مسلمان دعا کے آداب اور شرائط کو دعاؤں میں ملحوظ نہیں رکھتے۔ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ دعا عبادت ہے۔لہذا یہ ضروری ہے کہ اس عبادت کی معین شرائط اور آداب کا پوری طرح سے لحاظ رکھا جائے تاکہ عنداللہ مقبول ہوں اور اس دعا سے مدعا کے حاصل ہونے کی امید کی جاسکے۔دعا کے متعلق ہمیں بہت سے آداب سکھائے گئے ہیں تاکہ ہماری دعا ایک مکمل اور جامع دعا بن سکے۔دعا کے چند آداب درج ذیل ہیں:

(۱) اخلاص کے ساتھ دعا کرنا یعنی دل سے یہ سمجھنا کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی ہمارا مقصد پورا نہیں کرسکتا۔

(۲) وضو کر کے دعا کرنا مستحب ہے۔

(۳) دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا۔

(۴) دعا کے لیے دونوں ہاتھ پھیلانا۔

(۵) دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھانا۔

(۶) دعا سے پہلے حمد وثنا کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) اسی طرح حمد وثنا کے بعد درود پڑھنا

(۸) پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگنا استغفار کرنا۔

(۹) اپنی محتاجی اور عاجزی کو ذکر کرنا۔

(۱۰) دعا کے وقت آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا۔

(۱۱) دعا میں آواز پست رکھنا۔

(۱۲) اگر ہو سکے تو ان دعاؤں کے ساتھ دعا کرنا جو آنحضرتؐ سے منقول ہیں کیوں کہ آپ نے دین ودنیا کی کوئی حاجت نہیں چھوڑی جس کی دعا کی تعلیم نہ فرمائی ہو۔

(۱۳) عزم کے ساتھ دعا کرے (یعنی یوں نہ کہے کہ یا اللہ اگر تو چاہے تو میرا کام پورا کردے)

(۱۴) رغبت وشوق کے ساتھ دعا کرے۔

(۱۵) جس قدر ممکن ہو حضور قلب کی کوشش کرے اور مقبول دعا کی امید قوی رکھے۔

(۱۶) دعا میں تکرار کرنا، اور کم سے کم مرتبہ کا تکرار تین مرتبہ ہے۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ کی رحمت کو صرف اپنے لیے مخصوص کرنے کی دعا نہ کرے۔

(۱۸) کسی محال چیز کی دعا نہ کرے۔

(۱۹) اپنی سب حاجات صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے مخلوق پر بھروسہ نہ کرے۔

(۲۰) اگر امام ہو تو تنہا اپنے لیے دعا نہ کرے بلکہ سب شرکاء جماعت کو دعا میں شریک کرے۔

(۲۱) دعا سننے والا دعائیہ کلمات کے آخر میں آمین کہے۔

نوٹ! دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا کے اوقات

دعا کے لیے ویسے تو کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے بلکہ جب بھی بندہ اپنے رب کے حضور آئے تو وہ حی وقیوم ہے، مگر پھر بھی کچھ ایسے اوقات ہیں جن میں اس کی رحمتیں اور زیادہ وسیع ہو جاتی ہیں اور اس کی مہربانیوں کے دروازے مزید کھول دیے جاتے ہیں۔ان اوقات میں دعاؤں کے قبول ہونے کے امکان کافی بڑھ جاتے ہیں۔

ان اوقات میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) رات کا آخری تہائی حصہ۔

(۲) اذان اور بارش کے وقت۔

(۳) اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت۔

(۴) فرض نمازوں کے بعد۔

(۵) جمعہ کے دن جب امام منبر پر چڑھے حتی کہ نماز جمعہ ختم ہو جائے۔

(۶) حالت سجدہ میں۔(اس سے مراد نماز کا سجدہ ہے)

(۷)رمضان میں افطاری کے وقت بالعموم اور لیلۃ القدر میں بالخصوص دعا قبول ہوتی ہے۔

(۸) بدھ کے روز دو نمازوں (ظہر اور عصر کے) درمیان۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد؛ مسجد الفتح میں سوموار کے دن منگل کے دن اور بدھ کے دن دعا کی ۔آپ کی دعا بدھ کے دن دو نمازوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ظہر اور عصر) کے درمیانی وقت میں مقبول ہوئی۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں: کہ جب کبھی مجھ کو کوئی مہم امر پیش آیا، میں نے اس وقت کو متعین کر کے بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان دعا کی اور میں نے دیکھا کہ دعا قبول ہوگئی۔

(حسن) (الأدب المفرد للامام بخاری، رقم: ۵۴۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے چند اسمائے عظمٰی

جن کے ساتھ اگر دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

بشرطیکہ قبولیت دعا کے لیے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ بسا اوقات یوں ہوتا ہے کہ قرآن وسنت سے ثابت شدہ دعائیں تو یقیناً مؤثر اور مفید ہی ہوتی ہیں لیکن ہماری طرف سے پیدا کردہ رکاوٹیں ہمیں ان کی خیر وبرکات سے محروم کر دیتی ہیں۔

ایسی رکاوٹوں سے مراد وہ افعال ہیں جن کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس کی پاداش میں وہ بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

اس لیے پہلے دعاؤں کی قبولیت میں حائل شدہ رکاوٹوں کو دور کرنا چاہیے۔

دعاؤں کی قبولیت کے درمیان حائل شدہ رکاوٹوں میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ عدم اخلاص ۲۔ رزق حرام ۳۔ شرک وبدعت

۴۔ فراض وواجبات میں کوتاہی کرنا ۵۔ غفلت اور لاپرواہی سے دعا کرنا

۶۔ گناہ اور قطع رحمی پر مبنی دعا ۷۔ زنا ۸۔ زبردستی ٹیکس وصول کرنا

۹۔ امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برے کاموں سے روکنا) کا فرض ادا نہ کرنا۔ (واللہ اعلم)

اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دعا کی قبولیت کے درمیان ان رکاوٹوں میں سے کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہوتی لیکن پھر بھی دعا قبول نہیں ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔

(۱)

دعا کی قبولیت کی بھی تین اقسام ہیں، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے: کہ نبیؐ نے فرمایا:

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا اِثْمٌ وَلَاقَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثَ اِمَّا اَنْ يُّعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهُ فِى الْآخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا: اِذَا نُكْثِرَ، قَالَ: اللّٰهُ اَكْثَرُ﴾

جب کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۱) یا دعا کے مطابق اس کی خواہش پوری کر دی جاتی ہے۔

(۲) یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔

(۳) یا دعا کے برابر اس سے کوئی مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

صحابہ کرام نے (یہ سن کر) عرض کیا: تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے، رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ کے خزانے بہت زیادہ ہیں۔

(الادب المفرد، باب ما یدخر الداعی من الاجر ثواب ، رقم: ۵۴۷)

(۲)

بسا اوقات دعا مانگنے والا جلد بازی سے کام لیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں قبولیت دعا کے بارے میں یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ جولوگ دعا کو محض اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورتیں اور حاجتیں پوری کروانے کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ جب یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری مطلوبہ ضرورتیں اور حاجتیں پوری نہیں ہورہیں تو نیم دلی سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں یا مایوس ہوکر دعا مانگنا ترک کردیتے ہیں۔

اور بعض لوگ تو اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ کا گلہ شکوہ کرنے لگتے ہیں۔یہ صورت حال دراصل دعا کے صحیح اسلامی تصور سے لاعلمی کے باعث پیدا ہوتی ہے۔

معزز قارئین کرام دعا میں عجلت طلبی منع ہے۔جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لا یَزَالُ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِإِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ، قِیْلَ:یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَاالْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ:یَقُوْلُ قَدْدَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَالِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ﴾

بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں مانگتا یا جلدی نہیں کرتا۔

صحابہ نے عرض کیا ''یارسول اللہؐ! جلدی کیا ہے؟''

آپ نے فرمایا ''دعا مانگنے والا کہے میں نے دعا مانگی پھر مانگی لیکن مجھے دعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور تھک ہار کر دعا کرنا چھوڑ دے۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب بیان أنه یستجاب للداعی ما لم یعجل رقم : ۲۹۳۴)

محترم قارئین یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ بعض دفعہ دعا بہت جلد قبول ہوجاتی ہے جیسا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتب احادیث میں بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا واقعہ مذکور ہے جو دوران سفر طوفان بادوباراں سے پناہ لینے کے لیے ایک غار میں بند ہو گئے انہوں نے اللہ سے دعا کی جو اسی وقت قبول ہوگئی۔

بعض دفعہ اللہ کی مصلحت اور حکمت کے مطابق دعا تھوڑے یا زیادہ عرصے بعد قبول ہوتی ہے جیسا کہ جناب ابراہیمؑ کی دعا،

﴿ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ......الخ ﴾

جو کہ ہزاروں سال بعد قبول ہوئی۔

اس ضمن میں ابن جوزیؒ کی وہ گفتگو نہایت مفید ہے، جو انہوں نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے نہایت عمدہ طریقے سے عتاب کیا ہے۔

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں: میں مصائب میں گھر گیا تو میں نے خوب دعا کی میں چاہتا تھا کہ مصائب دور ہو جائیں، حالات اچھے ہو جائیں اور مجھے راحت میسر آجائے لیکن دعا قبول ہونے میں تاخیر ہوگئی تو میرا دل اس کیفیت سے گھبرا گیا اور بہت زیادہ پریشان ہو گیا تو میں نے اسے مخاطب ہو کر کہا:

تجھ پر بڑا افسوس ہے، تو غلام ہے یا مالک؟ تو تدبیر کرنے والا ہے یا تجھ پر کوئی اور مدبر ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ دنیا تو امتحان گاہ اور آزمائش کی جگہ ہے؟ اگر تیری ساری اغراض اور مطلوبہ چیزیں پوری ہو جائیں اور اپنی مرضی کے خلاف کچھ برداشت بھی نہ کرے تو یہ امتحان اور آزمائش نہ رہی، آزمائش تو مقاصد اور ارادوں کے بالعکس صورت حال ہی ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس تو تکلیف اور پابندی کے معنی سمجھ لے تو تجھ پر گراں معاملہ ہلکا ہو جائے گا اور دشوار صورتِ حال آسان ہو جائے گی۔

جب میرے نفس نے اس پر غور کیا جو میں نے کہا تھا تو وہ پُرسکون ہو گیا۔

پھر میں نے اس سے کہا میرے پاس تیرے سوال کا ایک اور جواب بھی ہے، اور وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے اپنے ارادوں اور اپنی خواہشات کے پورا ہونے کا تقاضا تو کرتا ہے لیکن اپنے آپ سے یہ تقاضا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض کو بجا لائے۔ یہ رویہ تو جاہلانہ اور سراسر نا منصفانہ ہے حالانکہ بات تو اس کے برعکس ہونی چاہیے تھی، کیونکہ تو غلام ہے اور عقل مند غلام اپنے آقا کے حقوق کو ادا کرنے کا تقاضا کرتا ہے اور وہ مالک سے یہ تقاضا نہیں کرتا کہ وہ اس کی تمام خواہشات کو پورا کرے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مالک اس کی خواہشات کو پورا کرنے کا پابند نہیں۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ میرے پاس تیرے سوال کا تیسرا جواب بھی ہے کہ تو نے خود قبولیت کو تاخیر میں ڈال دیا ہے۔ تو نے اپنے گناہوں سے دعاؤں کی قبولیت کا راستہ روک رکھا ہے۔

اگر تو یہ راستہ کھول دے تو دعائیں جلد قبول ہو جائیں۔ شاید تجھے معلوم ہی نہیں کہ راحت اللہ تعالیٰ کے تقوی کے سبب سے نصیب ہوتی ہے، کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا، وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾ (الطلاق: ۲، ۳)

اور جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے (ابتلاء آزمائش سے) نکلنے کی راہ پیدا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا، جہاں سے اسے وہم گمان بھی نہیں ہوگا۔"

اور فرمایا:

﴿ يَجْعَلْ لَّهُ مِنْ اَمْرِهِ يُسْرًا ﴾ (الطلاق : ٤)

اور اللہ اس کے لیے اس کے معاملے میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔"

اے نفس! کیا یہ بات تیری سمجھ میں نہیں آئی کہ عکس کا نتیجہ بر عکس ہی ہوتا ہے۔افسوس ہے کہ انسان کا خواب غفلت میں مدہوش ہونا اس کی تمناؤں کی کھیتی تک پہنچنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

تو یہ بات سن کر میرے نفس کو معلوم ہو گیا کہ یہ بات حق ہے اور وہ پہلے سے بھی زیادہ مطمئن ہو گیا۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ میرے پاس تیرے سوال کا چوتھا جواب بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ تو وہ چیز طلب کر رہا ہے جس کے انجام کو تو نہیں جانتا، ہوسکتا ہے کہ اس میں تیرے لیے نقصان پوشیدہ ہو۔تیری مثال تو بخار میں مبتلا اس بچے کی طرح ہے جو مٹھائی مانگ رہا ہو۔تیرے معاملات کی تدبیر کرنے والا ہی اس چیز سے واقف ہے جو تیرے لیے موزوں ہو۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ﴾ (البقرة : ٢١٦)

"ممکن ہے کہ وہ چیز جسے تم ناپسند کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔"

میرے نفس کو یہ جواب درست معلوم ہوئے، چنانچہ اس کے اطمینان مزید بڑھ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر میں نے اس سے کہا کہ میرے پاس تیرے سوال کا پانچواں جواب بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مطلوب اور مقصود تیرے اجر کو گھٹانے اور تیرے مرتبے کو کم کرنے کا باعث ہے، لہذا اللہ تعالیٰ نے تجھ پر فضل کرتے ہوئے تیرے اس مطلوب ومقصود کا راستہ روک دیا ہے۔

اگر تو نے وہ مانگا ہوتا جو تیری آخرت سنوارنے کا باعث تھا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوتا، پس تیرے لیے یہی موزوں ہے کہ جو کچھ میں نے بیان کیا تو اسے سمجھ جا۔

میری یہ باتیں سن کر اس نے کہا میں نے تمہاری باتوں پر غور کیا ہے میں چونکہ سمجھنے کا خواہاں تھا اس لیے میں نے انہیں سمجھ لیا ہے۔

(صید الخاطر : ۲/ ۲۹۱)

(۳)

بسا اوقات دعا مانگنے والا دعا مانگنے کے آداب سے ناواقف ہوتا ہے شاید اسی لیے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں:

کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔

کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا، نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگا ''یا اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر۔ آپؐ نے فرمایا:

﴿ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّي اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللهَ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ ﴾

اے نمازی! تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو اور دعا کے لیے بیٹھو تو اللہ کی شایانِ شان حمد وثنا کرو، پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر اپنے لیے دعا کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں:

ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی اور (اس کے بعد) اللہ کی حمد وثنا کی، نبی اکرمؐ پر درود بھیجا۔

تو رسول اللہؐ نے فرمایا:

﴿ اَيُّهَا الْمُصَلِّي اُدْعُ تُجَبْ ﴾

اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔ صحیح

(جامع الترمذی ، الدعوات ، باب ما جاء في جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ ، رقم ۳۴۷۷)

پس معلوم ہوا کہ دعا مانگنے والے کو چاہیے کہ پہلے دعا مانگنے کے آداب سے واقف ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا مانگنے والا پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کرے، پھر نبیؐ پر درود بھیجے، پھر اپنے لیے دعا کرے۔

اب اللہ تعالیٰ کے چند اسمائے عظمیٰ ذکر کیے جاتے ہیں، کہ جب ان کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ ان شاء اللہ

(۱)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ :

﴿ اِسْمُ اللهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ فِیْ سُوَرٍ ثَلَاثٍ، اَلْبَقَرَةُ، آلُ عِمْرَانَ، وَطٰهٰ ﴾

وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ اَبُوْ حَفْصٍ :فَنَظَرْتُ فِیْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الثَّلَاثِ فَرَاَيْتُ فِيْهَا شَيْئاً لَيْسَ فِی الْقُرْآنِ مِثْلُهَا آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ،وَفِی آلِ عِمْرَانَ : الٓمٓ۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ۔ وَفِی طٰهٰ : وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَيُّوْمِ۔

حضرت ابوامامہؓ: رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ کا وہ اسم اعظم (سب سے بڑا نام) جس کے ساتھ جب بھی دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرتا ہے۔ وہ تین سورتوں: بقرہ، آل عمران، طٰہ میں ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ابو حفص راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان تینوں سورتوں میں غور فکر کیا تو میں نے ان میں ایک ایسی چیز دیکھی، جو باقی قرآن میں نہیں۔

سورہ بقرہ میں آیت الکرسی: ﴿ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم ﴾

اور آل عمران میں: ﴿ الٓمّٓ. اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾

اور سورہ طٰہ میں: ﴿ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْم ﴾

(مشکل الآثار للامام الطحاوی، ۱/۶۳ بحوالہ فظائل اعمال ،ابو عبداللہ علی بن محمد المغربی، رقم: ۹۵۱)

﴿.................(۲).................﴾

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ﴿ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ: [وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ] (البقرة: ۱۶۳) وَاَوَّلِ آلِ عِمْرَانَ [الٓمّٓ. اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم] ﴾

حضرت اسماء بنت یزیدؓ: بیان کرتی ہیں رسول ﷺ نے فرمایا:

اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم ﴾

اور سورۃ آل عمران کی شروع آیت:

﴿ الٓمّٓ. اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم ﴾ میں ہے۔ اسنادہ حسن

(جامع الترمذی، الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، رقم: ۳۴۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)

عَنْ اَنَسٍؓ: کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَدَعَا رَجُلٌ فَقَالَ: ﴿ یَا بَدِیْعُ السَّمَاوَاتِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اِنِّی اَسْئَلُکَ ﴾ فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ بِمَا دُعَا؟ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ،دَعَااللّٰہَ بِاسْمِہِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ﴾

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی نے دعا کی اور کہا:

﴿ یَا بَدِیْعُ السَّمَاوَاتِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اِنِّی اَسْئَلُکَ ﴾

تو آپؐ نے فرمایا: کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے کس طرح دعا کی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ کو اس کے نام سے پکارا کہ جب اس نام سے اس کو پکارا جاتا ہے تو وہ قبول کرتا ہے۔

(الادب المفرد للامام البخاری : رقم ۵۴۳)

(۴)

عَنْ بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ:سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا یَدْعُوْا وَھُوَ یَقُوْلُ : ﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰہُ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ،وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی۔

حضرت بریدہ اسلمیؓ بیان کرتے ہیں:

کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوگئی نے ایک آدمی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے سنا:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴾

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ توں اللہ واحد یکتا ہے بے نیاز ہے جس کی اولاد ہے نہ والدین اور نہ ہی کوئی اسکی برابری کرنے والا ہے،

تو رسول اللہؐ نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے۔ صحیح

(جامع الترمذی، الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، رقم ۳۴۷۵)

(۵)

عَنْ اَنَسٍؓ: اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُّصَلِّي ثُمَّ دَعَا، ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔ ﴾

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں: کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، اس نے دعا کی

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ ﴾

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تیری ہی تعریف ہے تیرے سوا کوئی معبود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں تو بے انتہا احسان کرنے والا ہے آسمان وزمین کو بے مادہ و بے نمونہ پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال واکرام والے! اے زندہ اے نگرانی کرنے والے،

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

تحقیق اس نے اللہ سے اس کے عظیم نام کے واسطے سے دعا کی ہے جس سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے مانگا جائے تو عطا کرتا ہے۔ صحیح

(جامع الترمذی ، الدعوات ، باب ما جاء في جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ ، رقم ٣٥٤٣)

(٦)

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿ دَعْوَةُ ذِالنُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ)) فَاِنَّهُ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ۔﴾

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

مچھلی والے (یعنی حضرت یونس) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی۔

﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ﴾

تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو (ہر خطا سے) پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں، کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ قبول کرتا ہے۔ صحیح

(جامع الترمذی ، الدعوات ، باب ما جاء في جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ ،:رقم٣٥٠٥)

ایک روایت میں مزید یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! هَلْ کَانَتْ لِیُوْنُسَ خَاصَةً ؟ ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے رسول کیا یہ دعا سیدنا یونسؑ کے لیے خاص تھی یا سب مومنوں کے لیے عام ہے؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا:

اَلَا تَسْمَعُ اِلٰی قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ (الأنبياء:٨٨)

کیا تم نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا، اور ہم نے اس کو غم سے نجات دی، اسی طرح ہم مومنوں کو بھی نجات دیتے ہیں۔''

(المستدرک علی الصحیحن للحاکم: ۱/۵۰۶، رقم:۱۸۶۵)

(۷)

وَعَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِی سُفْیَانؓ قَالَ: ﴿ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ دَعَا بِھٰؤُلَآءِ الْکَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ یَسْأَلِ اللّٰہ شَیْأً اِلَّا اَعْطَاہُ ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٍ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) ﴾

حضرت معاویہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہیں:

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ان پانچ کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے وہ اللہ سے جو بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز دیتا ہے۔

وہ پانچ کلمات یہ ہیں۔

﴿ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ﴾

(المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/ ۴۶۱ ہثمی نے مجمع الزوائد(۱۰/ ۱۵۷)میں کہا ہے کہ اس کی سند حسن ہے)

(۸)

عَنْ اَنَسٍ ؓ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ﴿ اَلِظُّوْا [بِيَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ] ﴾

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا (دعا کرتے ہوے) یا ذالجلال ولاکرام کے الفاظ کولازم پکڑو۔

(جامع الترمذی ، الدعوات ، باب ما جاء في جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ ، رقم: ۳۵۲۴)

(الصحيحه ،رقم: ۱۵۳۶)

(۹)

اورایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص صبح وشام یہ کلمات پڑھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگتا ہے؛ وہ اسے عطا فرمادیتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَ اَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ.

اے اللہ! تونے ہی مجھے پیدا کیا، تونے ہی مجھے ہدایت سے سرفراز کیا، تو ہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور تو ہی مجھے موت دے گا اور (دوبارہ) زندہ کرے گا۔

(المعجم الاوسط للطبرانى: ۱۰۲۸)

(۱۰)

نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دعا کی قبولیت کے لیے یہ کلمات سکھلائے، ان کے بعد جو بھی دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے: ہاں، میں نے ایسا ہی کردیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. ﴾

(الحاديث المختارة : ١٦١٣)

﴿............(١١)............﴾

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اسم اعظم کے تعین میں چودہ اقوال نقل کیے ہیں۔

١۔ هُوَ ٢۔ اَللّٰهُ ٣۔ اَللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمِ

٤۔ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ٥۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

٦۔ اَلْحَنَّانُ اَلْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

٧۔ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

٨۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

٩۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْ لَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ

١٠۔ رَبِّ رَبِّ مَااسْمُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ رَبِّ رَبِّ

١١۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

١٢۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

١٣۔ هُوَ مَخْفِىٌّ فِىْ الْاَسْمَآءِ الْحُسْنٰى ١٤۔ كَلِمَةُ التَّوْحِيْدِ

(فتح الباری ،جلد ١١ :رقم ٦٤١٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رات کو باوضو سونے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.﴾

سیدنا معاذ بن جبلؓ: نبی ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا:

جو مسلمان بھی رات کو باوضو ذکر کرتے سوتا ہے، پھر جب کسی وقت رات میں اس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ اللہ سے دنیا و آخرت کی کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا فرماتے ہیں۔ صحیح

(سنن ابي داود ، كتاب الادب ، باب في النوم علا طهارة ، رقم : ٥٠٤٢)

رات کو بیدار ہونے والا اگر یہ کلمات پڑھے اور پھر دعا مانگے تو قبول ہوگی

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ فَإِنْ تَوَضَّأَ قُبِلَتْ صَلَاتُهُ۔﴾

حضرت عبادہ بن صامتؓ: نبی ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَیْءٍ قَدِیر .اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَااِلَہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ))

پھر یہ کہے، اے اللہ مجھے معاف فرما۔ یا کوئی دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہوتی ہے، پھر اگر اس نے وضو کیا (اور نماز پڑھی) تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب التھجد ، باب فضل من تعار من اللیل فصلی ، رقم: ۱۱۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال اوراس کا جواب

کیا اھلحدیث دعا کے منکر ھیں ؟

معزز قارئین کرام دعا بذات خود ایک عبادت ہے۔

خود اللہ نے اپنے سے مانگنے کا حکم دیا ہے۔جس کام کے کرنے کا حکم خود اللہ اوراس کا رسول دے اہلحدیث اس کام سے انکار کیسے کرسکتا ہے۔

جبکہ اہلحدیث نام ہی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا ہے۔ہماری تو دعوت ہی یہ ہے کہ لوگو!

﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ﴾

اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرو۔

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اہلحدیث ہو اور دعا کا منکر ہو یہ تو اہلحدیث پر سراسر جھوٹا الزام لگایا گیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے کچھ مسلمان بھائی ہرنماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرتے ہیں۔ہم نے کہا اللہ کے بندوں فرضی نمازوں کی بعد ذکر اور دعا کرنا تو رسول اللہ ﷺ کے قول اور عمل سے ثابت ہے،جیسا کہ کتب احادیث کے مطالعہ سے واضح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن فرضی نمازوں کے بعد دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

اسی طرح تعزیت کے موقع پر دعا کرنا تو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

لیکن دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

نبی اکرم ﷺ سے غیر ثابت عمل سے بچنا چاہیے، کیونکہ

﴿ كُلُّ الْخَيْرِ فِي الْاِتِّبَاعِ ﴾

تمام خیر اتباع میں ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴾

بہترین ہدایت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہدایت ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَامَالَيْسَ فِيْهِ فَهُوَرَدٌّ ﴾

جس نے کوئی ایسا کام کیا جو دین میں نہیں ہے، وہ کام اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود ہے۔ (بخاری ومسلم)

بس پھر کیا تھا شور مچانے والوں نے شور مچا دیا جی دیکھو جی یہ اہلحدیث دعا کے منکر ہیں حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔

سلف صالحین بھی نماز کے بعد اجتماعی دعا کو بدعت سمجھتے تھے۔

امام ابن تیمیہؒ: رقمطراز ھیں۔

وَكَذٰلِكَ الْجَهْرُ بِالدُّعَاءِ عَقِيْبَ الصَّلَاةِ مِثْلَ دُعَاءِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَمِیْعًا عَقِیْبَ الصَّلَاۃِ لَمْ یَکُنْ وَلٰکِنَّہٗ ثَبَتَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَجْھَرُوْنَ بِالذِّکْرِ فَالذِّکْرُ ثَابِتٌ وَمَنِ اعْتَقَدَ مَالَمْ یَدُلَّ عَلَیْہِ دَلِیْلٌ شَرْعِیٌّ قُرْبَۃً فَھُوَ مُخْطِیٌٔ ظَالِمٌ“

[مختصر الفتاوی المصریہ (۴۰۔۴۱)]

اسی طرح نمازوں کے بعد جہری دعا کرنا، جیسا کہ امام اور مقتدیوں کا مل کر نماز کے بعد دعا کرنا ہے، بدعت ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہیں تھا۔ لیکن ان سے ثابت ہے کہ وہ جہری ذکر کرتے تھے۔ پس ذکر کرنا ثابت ہے (نہ کہ اجتماعی دعا) جس نے کسی ایسی چیز کے نیک ہونے کا اعتقاد کر لیا جس پر کوئی شرعی دلیل موجود نہیں، وہ خطا کار و ظالم ہے۔

امام ابن قیمؒ: فرماتے ہیں۔

وَاَمَّا الدُّعَاءُ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاۃِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ اَوِ الْمَأْمُوْمِیْنَ فَلَمْ یَکُنْ ذَالِكَ مِنْ ھَدْیِہٖ ﷺ اَصْلًا وَلَا رُوِیَ عَنْہُ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَلَا حَسَنٍ“

[زادالمعاد(۱/۲۵۷)]

باقی رہا نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر یا مقتدیوں کی طرف پھر کر اجتماعی دعا کرنا تو یہ آپ ﷺ کا طریقہ قطعاً نہ تھا اور نہ آپ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ اور نہ حسن سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

اور دیوبندی علماء میں سے **مولانا انور شاہ کشمیری** رقمطراز ہیں:

نَعَمْ الْاَدْعِیَۃُ بَعْدَ الْفَرِیْظَۃِ ثَابِتَۃٌ کَثِیْرًا بِلَا رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَبِدُوْنِ الْاِجْتِمَاعِ“

[العرف الشذی ص:۸۶)]

ہاں فرض نمازوں کے بعد بہت سی دعائیں بغیر ہاتھ اٹھائے اور بغیر اجتماعی شکل اختیار کیے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہیں۔"

اور ایک مقام پر لکھتے ہیں

وَلَمْ تَثْبُتْ شَاكِلَةُ الْجَمَاعَةِ فِيهَا كَمَا هُوَ مَعْرُوفُ الْآنَ"[العرف الشذی ص:۸۶]

اوردعا کی اجتماعی ہیئت جس کا آج کل رواج ہے، ثابت نہیں۔

مولوی فیض الله بنگله دیشی لکھتے ھیں :

شریعت میں ایسی دعا کا اصلاً وقطعاً کوئی ثبوت نہیں ،نہ تعامل سلف سے اور نہ احادیث سے،خواہ صحیح ہوں یا ضعیف یا موضوع اور نہ کسی فقہ کی عبارت ہی سے۔یہ دعا یقیناً بدعت ہے۔"

[احکام الدعوات المروحة (ص/۲۱)]

مولوی رفیق دلاوری جو کہ محمودالحسن دیوبندی کے شاگرد ہیں لکھتے ہیں:

الغرض فرض نماز کے سلام کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر دعا مانگنا بدعت سئیہ ہے۔

[عماد الدین (ص/۳۹۷)]

بہر کیف اجتماعی دعا اہتمام کرنا اور اسے سنت سمجھنا غلط ہے۔فرض نمازوں کے بعد جو مسنون اذکار ہیں وہ پڑھیں اور یاد کریں۔کئی لوگ بلا تحقیق یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ اہل حدیث نماز کے بعد دعا نہیں کرتے۔حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ہم نماز کے بعد بیٹھ کر وہ مسنون اذکار وادعیہ جو ثابت ہیں پڑھتے ہیں۔

اصل میں جو لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ امام صاحب نے نماز کے بعد ہاتھ نہیں اٹھائے تو فوراً فتوی عائد کر دیتے ہیں کہ اس نے دعا نہیں مانگی۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا لازم نہیں بلکہ بغیر ہاتھ اٹھائے بھی دعا مانگنا درست ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثلاً مسجد میں آنے اور باہر جانے کی دعا، بیت الخلاء میں داخل اور خارج ہونے کی دعائیں وغیرہ احادیث میں موجود ہیں۔

لیکن یہاں کبھی کسی نے جھگڑا نہیں کیا کہ فلاں آدمی نے دعا نہیں مانگی اور نہ یہاں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

حقیقت میں جب کسی غلط چیز کا رواج پڑ جاتا ہے تو پھر جب لوگ اس کے خلاف عمل دیکھتے ہیں تو وہ فوراً انکار کر دیتے ہیں۔ یہ طرز عمل اچھا نہیں ہے۔

اگر مسئلہ کا علم نہ ہو تو تحقیق کر لینی چاہیے۔ اہل حدیث اسی بات کی دعوت دیتے ہیں کہ اندھا دھند پیروی نہ کی جائے بلکہ تحقیق والی لائن اختیار کی جائے۔ ہر آدمی اپنی ہمت و بساط کے مطابق مسئلے کی تحقیق کرے۔ اہل علم سے رابطہ کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت اہلحدیث

دعا کس سے مانگی جائے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ﴾

مجھ سے مانگو میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔

اور نبیؐ نے فرمایا:

﴿ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ﴾

دعا ہی عبادت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ دعا بذات خود ایک عبادت ہے، بلکہ افضل عبادت ہے اور اللہ نے اپنے سے مانگنے کا حکم دیا ہے، تو عبادت صرف اللہ کے لیے خاص ہے، جیسا کہ ہر مسلمان اس بات کا اقرار نماز میں کرتا ہے۔

﴿ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ ﴾

اے اللہ صرف تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔

پھر آدمی التحیات میں بیٹھ کر پڑھتا ہے۔

﴿ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ﴾

اے اللہ میری تمام قولی عبادتیں (جن کا تعلق زبان کے ساتھ ہے، مثلاً دعا اور ذکر اذکار وغیرہ) میری تمام بدنی عبادتیں (جن کا تعلق بدن کے ساتھ ہے، نماز وغیرہ) میری تمام مالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادتیں (جن کا تعلق مال کے ساتھ ہے، صدقہ وزکاۃ وغیرہ) تیرے ہی لیے ہیں۔

جو اللہ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک کرے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، غیر اللہ سے مانگنا شرک اکبر کہلاتا ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ يَاَيُّهَاالنَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ ﴾ (فاطر:١٥)

اے لوگوں تم سارے ایک اللہ کے محتاج ہو۔

اب ﴿ يَـاَيُّهَاالنَّاس ﴾ میں اولیاء بھی داخل ہیں، انبیاء بھی داخل ہیں، علی ہجویریؒ بھی داخل ہیں، پیر عبدالقادر جیلانیؒ بھی داخل ہیں، حضرت علیؓ بھی داخل ہیں، اعلیٰ بھی داخل ہیں، ادنیٰ بھی داخل ہیں، پوری کائنات يَـاَيُّهَاالنَّاس میں داخل ہے، پوری کائنات کے لوگوں کو اللہ نے مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو تم سارے ایک اللہ کے محتاج ہو، اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ جو خود محتاج ہو اس نے دوسروں کو کیا دینا ہے، علی ہجویری ان کی تاریخ تو پڑھ کر دیکھیں خود ان کی اپنی اولاد نہیں ہے، لیکن لوگ ان سے اولاد مانگنے جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ يَـاغُلَامُ : اِحْـفَـظِ اللّٰهَ يَحْفَظُكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَااسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ﴾ رواه الترمذى (صحيح)

اے لڑکے! اللہ کا دھیان رکھ وہ تیرا دھیان رکھے گا۔ اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا اور جب سوال کرے تو اللہ سے کر اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ۔

(شرح كتاب الجامع من بلوغ المرام، رقم: ١٣٨٨)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ اِذَاانْقَطَعَ ﴾

تم میں سے ہر شخص کو اپنی تمام ضرورتیں اپنے رب سے مانگنی چاہئیں حتی کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی اسی سے سوال کرنا چاہیے۔ حسن

(مشکوۃ المصابیح،رقم: ۲۲۵۱)

قارئین کرام آپ خود اندازہ لگائیں کہ جوتے کا تسمہ کیا حثییت رکھتا ہے، جب وہ بھی رحمت دو عالمؐ نے رب سے مانگنے کا حکم دیا ہے، بلکہ خود رب نے اپنے سے مانگنے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾

کہ رحمت دو عالمؐ وحی الٰہی کے بغیر کلام ہی نہیں کرتے،

جب جوتے کا تسمہ رب نے خود اپنے سے مانگنے کا حکم دیا ہے، تو پھر باقی تمام ضروتیں بھی اسی سے مانگنی چاہئیں۔

حدیث قدسی ھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔

میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں، لہذا مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں ہی سب کے سب گناہ معاف کرتا ہوں، سو مجھ سے مغفرت مانگو، میں تمہارے گناہ معاف کروں گا۔

میرے بندو! تم کبھی مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھو گے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو، نہ کبھی مجھے فائدہ پہنچانے کے قابل ہو گے کہ مجھے فائدہ پہنچا سکو۔

میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر تم میں سے ایک انتہائی متقی انسان کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔

میرے بندو! اگر تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر تم میں سے سب سے فاجر آدمی کے دل کے مطابق ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے تمہارے انسان اور تمہارے جن سب مل کر ایک کھلے میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کی مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں تو اس سے جو میرے پاس ہے، اس میں سے اتنا بھی کم نہیں ہوگا جو اس سوئی سے (کم ہوگا) جو سمندر میں ڈالی اور نکال لی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پائے تو چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اس کی کمائی بے کار نہ گئی اور جو برا بدلہ پائے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے۔'' (کہ اس نے جیسا کیا ویسا پایا)۔

اس حدیث قدسی میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ دنیا کائنات کے تمام انس وجن اسی کے در کے محتاج ہیں۔اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو انکی تمام ضرورتیں بھی اپنے سے مانگنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا میں مسنون وسیلہ

قرآن وسنت کی رو سے اللہ تعالیٰ کو تین چیزوں کا وسیلہ دینا درست ہے۔

(۱) اپنے نیک وصالح اعمال کا۔(۲) اللہ کے نیک وصالح بندوں سے ان کی زندگی میں دعا کروانا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا وسیلہ۔اسماء عظمیٰ میں اسی وسیلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "